ٹیلیفون نمبر ۳۳ رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۲۵

یوم سہ شنبہ

جلد ۳۳ | ۲۲ ماہ ہجرت ۱۳۲۴ ہش | ۹ جمادی الثانی ۱۳۶۴ ھ | ۲۲ مئی ۱۹۴۵ء | نمبر ۱۱۹

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۱ ماہ ہجرت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی علالت کے متعلق مفصل اطلاع صد ۲ پر ملاحظہ فرمائیں۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے خیر و عافیت ہے الحمد للہ

خانصاحب منشی برکت علی صاحب جوائنٹ ناظر بیت المال دو ہفتہ کی رخصت گزارنے کے بعد اپنے کام پر حاضر ہو گئے ہیں۔

نظارت دعوۃ و تبلیغ کیطرف سے جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کے ماتحت چک ۵۶۵ گ ب ضلع لائل پور اور سہارن پور تبلیغ کے سلسلہ میں بھیجے گئے تھے۔ اب سوا دو ماہ کے دورہ کے بعد واپس تشریف لے آئے ہیں۔

ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب آف موگا جو امرتسر پیشوایان مذاہب کے جلسہ سے متعلق ایک کام کے لئے بھیجے گئے تھے واپس آ گئے ہیں۔

خطبہ جمعہ*

دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا طریق

وصیّت کی اہمیّت

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

فرمودہ ۱۸ مئی ۱۹۲۸ء

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

ایک سال کے قریب ہوا۔ میں نے اپنی جماعت کے دوستوں کو اس امر کیطرف توجہ دلائی تھی۔ کہ

وصیت کا معاملہ

نہائت اہم معاملہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے ایسی خصوصیت بخشی ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کے خاص الہامات کے ماتحت اسے قائم کیا ہے۔ کہ کوئی مومن اس کی

اہمیت اور عظمت

کا انکار نہیں کر سکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قائم کردہ سارا نظام ہی آسمانی اور خدائی اور الہامی نظام ہے۔ مگر

وصیت کا نظام

ایسا نظام ہے۔ جو خدا تعالےٰ کے خاص الہام کے ماتحت قائم کیا گیا ہے۔ باقی امور ایسے ہیں۔ جو عام الہام کے ماتحت قائم کئے گئے ہیں۔ مگر

وصیت کا مسئلہ

ایسا ہے۔ جو خاص الہام کے ماتحت قائم کیا گیا ہے۔ اور وصیت کا مسئلہ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا ایک عملی ثبوت ہے۔ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد ایک اقرار تھا۔ اس کے متعلق مومن کیا کرتا۔ کئی لوگ تو اس اقرار کو پورا کرنے کے لئے بڑی بڑی قربانیاں کرتے اور کئی یہ اقرار کر کے خاموش ہو جاتے۔ پھر کئی ایسے ہوتے جو چاہتے۔ کہ

دین کو دنیا پر مقدم

کریں۔ مگر اسکے لئے راہ نہ پاتے۔ اور انہیں معلوم نہ ہوتا کہ کیا کریں۔ پھر بیسیوں تھے۔ جنہوں نے اس اقرار کو پورا کیا۔ اور بیسیوں ایسے تھے۔ جو حیران تھے کہ کیا کریں۔ پھر جو اقرار کو پورا کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ وہ نہیں جانتے تھے کہ ان کا اقرار پورا ہوتا ہے یا نہیں۔ ان کی مثال حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی سی تھی۔ جو کہ اپنے ایک بھانجے پر جب ناراض ہوئیں۔ تو انہوں نے قسم کھائی اور کہا میں اس سے نہ ملونگی۔ اور اگر ملوں تو کچھ صدقہ دونگی۔ اس صدقہ کی انہوں نے تعیین نہ کی تھی۔ آخر صحابہ کے دخل دینے اور بھانجے کے معافی مانگ لینے پر انہوں نے اسے معاف کر دیا۔ اور اپنے ہاں آنے کی اجازت دیدی۔ اور اس کے لئے خاص طور پر صدقہ کرتیں۔ مگر باوجود اس کے حسرت کے ساتھ کہتیں۔ معلوم نہیں میں نے جو اقرار کیا تھا وہ پورا ہوا ہے یا نہیں۔ میں نے صدقہ کی تعیین کیوں نہ کر دی۔

تو بہت سے لوگ حیران تھے۔ کہ انہوں نے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا جو اقرار کیا ہے وہ پورا ہوا ہے یا نہیں۔ تب

خدا تعالےٰ کی رحمت

جوش میں آئی۔ اور اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ بتایا۔ کہ جو لوگ یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ ان کا اقرار پورا ہوا یا نہیں۔ ان کے لئے یہ وصیت کا طریق ہے۔ اس پر عمل کرنے سے وہ اپنے اقرار کو پورا کر سکتے ہیں۔ کیونکہ

وصیت میں شرط

ہے کہ

”خدا تعالےٰ کا ارادہ ہے کہ ایسے کامل الایمان ایک ہی جگہ دفن ہوں۔ تا آئندہ نسلیں ایک ہی جگہ ان کو دیکھ کر اپنا ایمان تازہ کریں۔“

پس یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ کوئی شخص حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیان فرمودہ طریق پر وصیت کرے۔ اور اس پر قائم رہے۔ مگر

کامل الایمان

نہ ہو تو وہ لوگ جن کے دل میں عدم اطمینان تھا۔ اور وہ اس وجہ سے بے چین تھے۔ کہ خبر نہیں ان کا اقرار پورا ہوا ہے یا نہیں۔ ان کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالےٰ کے الہام کے ماتحت یہ رکھ دیا۔ کہ وہ وصیت کریں۔ چنانچہ آپ تحریر فرماتے ہیں۔ ”میں دعا کرتا ہوں۔ کہ خدا اس میں برکت دے۔ اور اسی کو بہشتی مقبرہ بنا دے اور یہ اس جماعت کے پاک دل لوگوں کی خوابگاہ ہو۔ جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کیا

* خدا تعالےٰ کے فضل سے اس وقت تک جس قدر خطبات جمعہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرما چکے ہیں۔ وہ جماعت کی تعلیم و تربیت۔ دینی اور دنیوی ترقی۔ ایثار و قربانی۔ صبر و استقلال جرأت و دلیری غرضکہ روحانی اور جسمانی زندگی کے ہر پہلو کے متعلق مکمل ہدایات پر مشتمل ہیں۔ اور ضرورت ہے کہ جماعت کے سامنے بار بار آتے رہیں۔ ان حالات میں نظارت دعوۃ و تبلیغ نے تجویز کی ہے۔ کہ جس ہفتہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا تازہ خطبہ ”الفضل“ میں شائع نہ ہو۔ اس ہفتے کوئی سابقہ خطبہ درج کیا جائے۔

چونکہ گزشتہ جمعہ کو حضور بوجہ علالت خطبہ نہیں پڑھ سکے۔ اس لئے ذیل میں ۱۵ مئی ۱۹۲۸ء کے ”الفضل“ سے حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا خطبہ شائع کیا جاتا ہے۔ جس میں حضور نے وصیت کی اہمیت بیان فرمائی ہے۔ چونکہ مجلس خدام الاحمدیہ ۹ جون سے ۱۵ جون ۱۹۴۵ء تک ہفتہ وصیت منا رہی ہے اس لئے اس موقع پر اس خطبہ کی اشاعت انشاء اللہ بہت مفید ثابت ہوگی۔

ایڈیٹر:۔ غلام نبی

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا

حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کیلئے خاص دعاؤں کی ضرورت

از صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

قادیان ۲۱ مئی (دس بجے شب) گزشتہ رات خدا تعالیٰ کے فضل سے سکون کی گذری صبح حضور کو ضعف کی شکایت تھی مگر کل کی نسبت کم اور عام حالت خدا کے فضل سے اچھی رہی۔ پاؤں میں درد بدستور ہے۔ شام کو کچھ حرارت ہوگئی ہے۔ احباب خاص دعائیں کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ حضور کو جلد سے جلد ان تمام عوارض سے کامل طور پر شفا عطا فرمائے۔ آمین اللھم آمین

خاکسار ڈاکٹر مرزا منور احمد

اور دنیا کی محبت چھوڑ دی۔ اور خدا کے لئے ہوگئے اور پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کرلی۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اصحاب کی طرح وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھایا"۔

ان الفاظ سے ظاہر ہے۔ کہ وصیت کرنا اور اس پر قائم رہ کر

مقبرہ بہشتی میں دفن ہونا

دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے اقرار کو پورا کرنا ہے۔ اس وصیت کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حدبندی کردی ہے۔ اور وہ یہ کہ زیادہ سے زیادہ ⅓ حصہ کی وصیت کی جائے اور کم از کم ⅒ حصہ کی۔ یہ تو مرنے کے بعد کے متعلق ہے اور زندگی میں یہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں انسان اس حد تک خرچ کرسکتا ہے۔ کہ وہ رشتہ دار جو اس کے ذریعہ پل رہے ہوں انہیں دوسروں کے آگے ہاتھ نہ پھیلانا پڑے۔ اس شرط کے ماتحت خواہ وہ اپنا نصف مال دیدے یا تین چوتھائی دیدے مگر اتنا دے کہ جن لوگوں کی پرورش اس کے ذمہ ہے۔ وہ دوسروں کے محتاج نہ ہوجائیں۔

غرض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ ایک ذریعہ رکھا ہے۔ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے عہد کو پورا کرنے کا۔ جس وقت آپ نے یہ طریق بیان کیا۔ اسی وقت یہ بھی لکھ دیا تھا۔ کہ

"ممکن ہے کہ بعض آدمی جن پر بدگمانی کا مادہ غالب ہو وہ ہمیں اس کارروائی میں اعتراضوں کا نشانہ بنادیں۔ اور اس انتظام کو اغراض نفسانیہ پر مبنی سمجھیں۔ یا اس کو بدعت قرار دیں۔ لیکن یاد رہے کہ یہ

خدا تعالےٰ کے کام

ہیں"۔

چنانچہ مخالفین نے اس پر ہنسی اور تمسخر کیا اور کہا پاکپٹن کے بہشتی دروازہ کی طرح یہ بہشتی مقبرہ بنایا گیا ہے۔ حالانکہ اس دروازہ اور بہشتی مقبرہ میں بہت فرق ہے۔ ا پنے مال کی وصیت کرنا علامت ہے نیکی اور تقویٰ کی۔ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا اقرار چاہتا تھا کہ اس کا کوئی

ظاہری ثبوت

ہو۔ اس کی علامت وصیت رکھی گئی۔ اور یہ دائمی قربانی ہے یعنی جب تک انسان زندہ رہتا ہے۔ اسے یہ قربانی کرنی پڑتی ہے۔ مگر دروازہ سے گذر جانا تو معمولی بات ہے۔ اس کے لئے کوئی قربانی نہیں کرنی پڑتی۔

تو وصیت معیار ہے مومنوں کے ایمان کو پرکھنے کا مگر باوجود اس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زور دینے کے بہت سے لوگ ہیں جو ابھی تک اس کی عظمت سے واقف نہیں ہیں۔ اور جس طرح قاعدہ ہے کہ جب کوئی

نیا نظام

قائم ہوتا ہے۔ اور نیا مسئلہ جاری ہوتا ہے تو اکثر لوگ اس کے سمجھنے میں کوتاہی کرتے ہیں۔ اسی طرح بہت سے لوگوں نے

وصیت کے معاملہ کی حقیقت

کو بھی نہ سمجھا۔ بلکہ انہوں نے بھی نہ سمجھا جن کے سپرد اس کا نظام کیا گیا تھا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ایسی ایسی وصیتیں کی گئیں۔ کہ ایک شخص کی ماہوار آمدنی تو کئی سو کی تھی۔ مگر اس کا مکان بہت معمولی حیثیت کا تھا۔ اس نے

مکان کی وصیت

کردی۔ اور لکھ دیا۔ کہ اس کا ⅒ حصہ وصیت میں دیتا ہوں۔ حالانکہ اگر اندازہ لگایا جاتا۔ تو مکان کا جو حصہ وصیت میں دیا گیا۔ وہ اتنی مالیت کا بھی نہیں تھا۔ کہ ماہوار آمدنی کا ⅓۲ حصہ ہی بن سکتا۔ میں نے اس کی اصلاح کی۔ میں نے کہا۔

مقبرہ بہشتی کی غرض

یہ ہے کہ اس میں ایسے لوگوں کو جمع کیا جائے جو دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے ہوں۔ مگر کون خیال کرسکتا ہے۔ کہ ایک شخص جو دو تین چار سو روپیہ ماہوار کماتا ہے مگر باپ دادا سے ورثہ میں آئے ہوئے معمولی مکان کے دسویں حصہ کی وصیت کردیتا ہے۔ تو یہ اس کے لئے بہت بڑی قربانی ہے۔ اور وہ ایسے مخلصوں میں شامل ہوجاتا ہے۔ جو دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے ہوگئے۔ اور جن کے متعلق

آئندہ نسلوں کا فرض

ہوگا۔ کہ خاص طور پر دعا کریں۔ اگر ایسے آدمی کو کوئی مخلص اور دین کو دنیا پر مقدم کرنے والا سمجھتا ہے۔ تو وہ جھوٹا نہیں۔ تو میں اسے بے وقوف ضرور کہوں گا۔ اور سمجھا جائیگا کہ اس کے

دماغ میں نقص

پیدا ہوگیا ہے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو وصیت کا نظام اس لئے قائم کیا ہے کہ مخلصوں کی جماعت کو ایک جگہ اکٹھا کیا جائے۔ مگر ان مخلصوں میں ایسے شخص کو شامل کیا جاتا ہے۔ جو ہر مہینہ اپنے لباس یا کھانے یا اپنی بیوی بچوں کے لباس یا کھانے پر جتنا صرف کرتا ہے۔ اتنا یا اس سے بھی کم چندہ دیدیتا ہے۔ یہ کامل الایمان ہونے کی علامت نہیں ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ کی ایسی وصیتیں نکلی ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ

ماہوار آمدنی کو چھوڑ کر معمولی مکان کی وصیت

کرنے کا طریق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی منشاء کے مطابق نہ تھا۔ مثلاً ایک شخص وصیت کرتا ہے۔ جس کا معمولی مکان تھا۔ اس نے اپنی وصیت میں لکھا۔ کہ اس وقت میری کوئی جائداد نہیں ہے۔ حضور مسیح موعود علیہ السلام کا ملازم ہوں۔ میری تنخواہ چار روپے ہے اس کا دسواں حصہ صدر انجمن احمدیہ کی خدمت میں ادا کرتا رہونگا۔ یا اگر آئندہ میری کوئی اور جائداد یا تنخواہ بڑھ جائے تو اسکے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے۔ اور میرا ایک مکان ریاست مالیر کوٹلہ میں ہے۔ وہ خاص میری ملکیت ہے۔ اس میں اور کسی کا کوئی حصہ اور نہ حق ہے۔ اس کے آٹھواں حصہ کی بھی انجمن احمدیہ مالک ہے"۔

چونکہ مکان آمد پیدا کرنے والا نہ تھا۔ اس لئے اس وصیت کے لحاظ سے جائداد نہ قرار دیا گیا۔ تو وصیت کے لئے

دسواں حصہ سے مراد

اسی آمد کا دسواں حصہ ہے۔ جس پر گذارہ ہو۔ ایک زمیندار ہے۔ اگر وہ اپنی زمین کا دسواں حصہ وصیت میں دیدیتا ہے۔ تو وہ وصیت کا حق ادا کردیتا ہے۔ کیونکہ اس کے گذارہ کا ذریعہ زمین ہی ہے۔ مگر ایک ملازم جو تین چار سو ماہوار تنخواہ پاتا ہے۔ یا ایک تاجر جسے تجارت کی آمدنی ہے۔ وہ اگر وصیت میں جدّی مکان کا کچھ حصہ دیکر پچاس یا ساٹھ یا سو روپیہ دے دیتا ہے۔ تو وہ وصیت کے منشاء کو پورا نہیں کرتا۔ وصیت کے لحاظ سے وہ جائداد والا نہ تھا۔ اس کی آمد تھی۔ اسے آمد سے وصیت کا حصہ دینا چاہئے تھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو

ترکہ کا لفظ

رکھا ہے یعنی وصیت کرنے والے کے "تمام ترکہ" سے مقررہ حصہ وصیت میں لیا جائے۔ پھر کیا اگر کوئی شخص صرف دہوتی اور کرتا چھوڑ مرے۔ تو کیا اس کو اس کا ترکہ قرار دیا جائیگا اور پھر اس کا دسواں حصہ دے کر سمجھ لیا جائیگا۔ کہ اس نے وصیت کا حق ادا کردیا۔ پس جب کپڑوں کا ایک جوڑا بھی ترکہ کہلا سکتا ہے۔ تو پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو یہ فرمایا ہے۔ کہ

ہر ایک صالح جو اس کی کوئی بھی جائداد نہیں۔ اور کوئی مالی خدمت نہیں کرسکتا۔ اگر یہ ثابت ہو کہ وہ دین کے لئے اپنی زندگی وقف رکھتا تھا۔ اور صالح تھا۔ تو وہ اس قبرستان میں دفن ہوسکتا ہے

اس کا کیا مطلب ہوا۔ کیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منشاء جائداد نہ ہونے سے یہ تھا۔ کہ ایسا شخص جو ننگا پھرتا ہو اسے بغیر وصیت کے دفن کیا جائے۔ دنیا کے ایک کنارہ سے دوسرے کنارہ تک چلے جاؤ۔

کوئی ایسا انسان نظر نہ آئیگا

جو اپنے پاس کچھ بھی نہ رکھتا ہو۔ اپنے ارد گرد رسی ہی لپیٹے ہوئے ہوگا۔ یا چیلے کے پتے ہی باندھے ہوئے ہوگا۔ وہی اس کا ترکہ اور جائداد ہوگی۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ کہنا کہ جس کی جائداد نہ ہو۔ اس کا تقوٰے اور خدمت دین دیکھی جائیگی۔ بے معنی کلام ہو جاتا ہے۔ کیونکہ یہ کبھی خیال بھی نہیں آسکتا۔ کہ ایک شخص دین کی بڑی خدمت کرنے والا بڑا متقی ہو۔ مگر

مادر زاد ننگا

رہتا ہو۔ اگر اس کے پاس لنگوٹی ہوگی تو وہی اس کا ترکہ ہوگا۔ کیونکہ جو چیز انسان مرنے کے بعد قبر میں نہیں لے جاتا۔ اور پیچھے چھوڑ جاتا ہے۔ وہ اس کا ترکہ ہے۔ پس اس طرح کوئی انسان ایسا نظر نہیں آتا جس کی کوئی جائداد نہ ہو۔ کوئی اگر لنگوٹی باندھے رہتا ہوگا۔ تو اسے بھی مرنے کے بعد کفن پہنا دیا جائیگا۔ اور اس کی لنگوٹی قبر سے باہر رہ جائیگی۔ یا اگر اس کی

پھٹی پرانی جوتی

ہوگی۔ اور وہ قبر سے باہر رہیگی۔ تو وہی ترکہ ہوگا۔ پس یہ ناممکن ہے کہ کوئی ایسا انسان ملے۔ جس کی ترکہ کے لحاظ سے کوئی جائداد نہ ہو۔ اور جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ لکھا ہے۔ کہ جس کی جائداد نہ ہو۔ اس کے بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے کا اور طریق ہے۔ تو اس سے معلوم ہوا کہ

جائداد نہ ہونے سے مراد

آمدنی کا نہ ہونا ہے۔ یعنی جس کے گزارہ کی کوئی معین صورت نہ ہو۔ وہ بغیر جائداد کے وصیت کر سکتا ہے۔

تھوڑے دن ہوئے مجھے رپورٹ پہنچی تھی۔ کہ کسی شخص نے لکھا ہے۔ وصیت کی اس تشریح کے ماتحت بہت لوگوں کو ابتلاء آرہا ہے۔ مگر میرے نزدیک یہ صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ جتنی وصیتیں اس تشریح کے بعد کی گئی ہیں۔ اتنی کبھی پہلے نہیں کی گئیں اگر ابتلا کا یہی ثبوت ہے تو میں کہوں گا۔ کہ

ایسا ابتلا روز روز آئے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ؎

بعد از خدا بعشق محمد مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

کہ خدا تعالےٰ کے بعد اگر محمد صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی محبت کفر ہے۔ تو خدا کی قسم میں بڑا کافر ہوں۔ پس اگر جماعت کے ابتلا کا یہی ثبوت ہے۔ کہ بہت لوگ صحیح طریق پر وصیتیں کرنے لگ گئے ہیں۔ اور جنہوں نے پہلے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کی ہوئی تھی۔ ان میں سے ۱/۵ اور ۱/۳ تک کی وصیتیں کر رہے ہیں۔ تو ایسا ابتلا روز روز آئے۔ ہاں ایسا شخص یہ کہہ سکتا ہے۔ کہ اسے ابتلا آیا ہے مگر ابتلا تو تب کہا جائے۔ جب اس بارے میں

کسی قسم کا جبر

کیا جائے لیکن کون کہہ سکتا ہے۔ کہ وصیت کے کرانے کے لئے جبر کیا جاتا ہے۔ یہ ایک نیکی ہے جو کر سکتے ہیں۔ کریں اگر کوئی کہے میں ظہر یا عصر کی چار رکعت فرض نہیں پڑھ سکتا دو پڑھونگا۔ تو ہم اسے کہیں گے۔ نماز پڑھنا چاہتے ہو۔ تو چار ہی پڑھو۔ اس میں فائدہ ہے۔ یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ چلو تم دو یا ایک ہی رکعت پڑھ لو۔ کیونکہ یہ کسی کو نمازی بنانے کے لئے کافی نہیں۔ نمازی کے لئے ضروری ہے کہ چار ہی پڑھے۔ اسے کوئی ابتلا نہیں کہہ سکتا۔ اسی طرح وصیت کے بارے میں احمدی کے لئے ابتلا کی دو ہی صورتیں ہو سکتی ہیں تیسری کوئی نہیں۔ یا تو یہ کہ ہر ایک احمدی کو مجبور کیا جائے۔ کہ وہ ضرور وصیت کرے۔ تب کمزور لوگ کہہ سکتے ہیں کہ ہماری آمدنی اتنی نہیں کہ ہم وصیت کر سکیں۔ مگر وصیت کرنا تو اپنی مرضی پر ہے۔ اور یہ اخلاص کے پرکھنے کا معیار ہے۔

ایمان کا معیار

نہیں ہے۔ ایمان کے لئے یہ کافی ہے کہ کوئی کہے میں خدا کو وحدہٗ لاشریک مانتا ہوں۔ محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ایمان لاتا ہوں۔ کہ وہ خدا کے سچے نبی ہیں۔ اور اپنے زمانہ کے مامور اور مرسل۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مانتا ہوں۔ جو شخص یہ اقرار کرتا ہے۔ اسے کوئی

اسلام اور احمدیت

سے نہیں نکال سکتا۔ اس کے اگر اعمال خراب ہوں۔ تو اسے خدا تعالےٰ پکڑیگا۔ مگر کسی کے اختیار میں یہ نہیں ہے۔ کہ اسے اسلام سے نکال دے۔ ہاں اگر وہ ان امور کا جن پر اسلام کی بنیاد ہے انکار کریگا۔ تو خود اسلام سے نکل جائیگا۔ البتہ

مقررہ نظام

سے آدمی کو نکالا جاتا ہے۔ اگر وہ ایسا کام کرے۔ جس سے تفرقہ پیدا ہوتا ہو۔ کوئی فتنہ برپا ہوتا ہو۔ تو اسے جماعت سے علیحدہ کیا جاتا ہے۔ مگر احمدیت سے نہیں نکالا جاتا۔ اور جماعت سے نکلنے اور احمدیت سے علیحدہ کرنے میں فرق ہے۔ اس کی مثال ایسی ہی ہے۔ کہ جب کسی کا بیٹا نافرمان ہو جائے۔ تو اسے عاق کر دیا جاتا ہے۔ مگر یہ نہیں کہا جاتا۔ کہ وہ بیٹا ہی نہیں رہا۔ وہ نطفہ تو اسی کا ہوتا ہے۔ ہاں ملکر کام نہ کرنے کی وجہ سے اسے علیحدہ کر دیا جاتا ہے۔ اسی طرح جسے جماعت سے نکالا جاتا ہے۔ اسے احمدیت سے نہیں نکالا جاتا۔ جب تک کہ وہ اپنے آپ کو احمدی کہتا ہے۔

تو وصیت کے متعلق اگر مجبور کیا جاتا ہو تب کوئی کہہ سکتا ہے کہ یہ ٹھوکر کا باعث ہے۔ یا جو روپیہ وصیت کا آتا ہو۔ وہ کسی ایک شخص کی جائداد بن رہا ہو۔ میرے لئے یا میرے بیوی بچوں پر خرچ ہوتا ہو۔ تو کوئی کہہ سکتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو اس روپیہ کو

دین کی اشاعت

کے لئے خرچ کرنے کو کہا ہے۔ مگر ایسا نہیں ہوتا۔ پس اگر یہ روپیہ دین کے لئے لیا جاتا ہے اور وہیں پر خرچ کیا جاتا ہے۔ تو پھر یہ کہنے سے کہ وصیت خاص لوگوں کے لئے ہے۔ اور ان لوگوں کے لئے ہے۔ جو

خاص قربانی

کر کے خاص درجہ حاصل کریں۔ تو اس میں ابتلاء کی کونسی بات ہے۔ یہ ایسی ہی بات ہے کہ گورنمنٹ ایف اے میں اس طالب علم کو داخل کرتی ہے۔ جو انٹرنس پاس ہو۔ اب کوئی انٹرنس تو پاس نہ کرے۔ اور کہے کہ گورنمنٹ مجھے ایف اے میں داخل نہیں ہونے دیتی۔ اور مجھ پر بڑا ظلم کرتی ہے۔ تو یہ ظلم کس طرح ہوا جب تک ایف اے میں داخل ہونے کی شرط نہ پوری کی جائے۔ اس وقت تک داخلہ کی اجازت کس طرح مل جائے۔

پس

ابتلاء کی کوئی بات نہیں

جس شخص نے یہ بات لکھی ہے اسے ابتلاء آیا ہو تو خبر نہیں۔ لیکن اوروں کو نہیں آیا۔ بلکہ وصایا میں بہت زیادہ ترقی ہوئی ہے۔

اس وقت میں پھر دوستوں کو یہ بتانا چاہتا ہوں۔ کہ اگر ان میں سے کوئی یہ چاہتا ہے۔ کہ وہ کونسا کام کرے۔ کہ اسے پتہ لگ جائے۔ وہ دین کو دنیا پر مقدم کر رہا ہے۔ تو وہ علاوہ اور اصلاح کے اپنے مال کے کم از کم ۱/۱۰ حصہ کی اور زیادہ سے زیادہ ۱/۳ حصہ کی وصیت کرے۔ اگر اس کا گزارہ تنخواہ پر ہو۔ تو تنخواہ کے حصہ کی کرے۔ اور اگر جائداد کی آمدنی پر ہے۔ تو اس کی کرے۔ اس کے بعد وہ

خدا تعالےٰ کے حضور

انہی لوگوں میں رکھا جائیگا۔ جو ایفاء عہد کرتے ہیں ؏

ہفتہ تعلیم و تلقین

سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود اطال اللہ بقاءہٗ و اطلع شموس طالعہ کے ارشاد کی تعمیل میں اس سے قبل تعلیم و تلقین کے پانچ ہفتہ منائے جا چکے ہیں چھٹا ہفتہ امسال ماہ اکتوبر میں منانا تجویز کیا گیا ہے۔ جس کے لئے موضوع "موعود ادیان عالم" مقرر کر کے شقوں میں تقسیم کر کے مختلف علمائے سلسلہ سے مضامین لکھنے کی گزارش کی گئی ہے۔ اور خیال ہے۔ کہ اگر جلد مضامین وصول ہو جائیں۔ تو انہیں یکجا کتابی صورت میں شائع کرا دیا جائے۔ احباب اس بارہ میں کوئی مفید مشورہ دے سکیں تو یہ کار ثواب ہوگا ؏

خاکسار :۔ مشتاق احمد مشترکہ سب کمیٹی خدام و انصار قادیان

.–.–.–.–.

قرآن کریم کی بعض خصوصیات

فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

۱۔ قرآن کریم کے نزول کی ترتیب اور ہے اور اس کے جمع کی ترتیب اور۔ نزول کی ترتیب پہلے زمانہ کے لوگوں کی ضرورت کو مدنظر رکھ کر ہے۔ اور جمع کی ترتیب بعد میں آنے والوں کی ضرورت کو مدنظر رکھ کر ہے۔

(تفسیر کبیر جلد سوم صفحہ ۳)

(۲) قرآن کریم کی عادت ہے کہ جس آیت کے مضمون کے متعلق کوئی سوال پیدا ہوتا ہے۔ اس کا جواب اگلی آیت یا اگلی آیات میں دے دیتا ہے۔ اور بسا اوقات اس اعتراض کو بیان بھی نہیں کرتا صرف جواب ہی دے دیتا ہے گویا وہ پڑھنے والے کے ذہن کے افکار میں اور قرآن کریم کے مضامین میں ایک کڑی بنا دیتا ہے۔ اور اس طرح پڑھنے والا یوں محسوس کرتا ہے۔ کہ جو سوال اس کے ذہن میں آتا ہے۔ قرآن کریم اس کا جواب ساتھ کے ساتھ دیتا جاتا ہے۔ (صفحہ ۱۵)

(۳) قرآن کریم کا یہ کمال ہے۔ کہ وہ ایسے الفاظ استعمال فرماتا ہے۔ جو باوجود اختصار کے وسیع مطالب پیدا کر دیتے ہیں۔ اور چونکہ غرض کو پورا کرنے میں عربی زبان بہت کچھ مد ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس زبان کو قرآن کریم کی زبان ہونے کا شرف بخشا ہے۔ (صفحہ ۳۱)

۴۔ قرآن کریم کیسا محبت بھرا کلام ہے۔ بات بات کے لئے اول تو دلائل دیتا ہے پھر ساتھ اس کے محبت بھرے جذبات کے ساتھ اپنی حالت کو بدلنے کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ (صفحہ ۷۲)

۵۔ قرآن کریم کا یہ طریق ہے۔ کہ بجائے پہلوں کو پچھلوں کا مصدق قرار دینے کے پچھلوں کو پہلوں کا مصدق قرار دیتا ہے۔ ...... اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ گو پہلوں کی پیشگوئیاں پیچھے آنے والوں کی نسبت ہوتی ہیں۔ مگر بعد میں آنے والے انبیاء ان پیشگوئیوں کو پورا کر کے پہلے انبیاء کی صداقت پر مہر لگاتے ہیں۔ (صفحہ ۷۷)

۶۔ قرآن کریم کی غرض صرف توحید کا اثبات ہے۔ وہ کسی انسان کو خدا تعالیٰ کے برابر کھڑا نہیں کرتا خواہ وہ خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کیوں نہ ہوں (صفحہ ۸۸)

۷۔ قرآن کریم قصے بیان نہیں کرتا..... قرآن کریم تو جو تاریخی واقعہ بھی بیان کرتا ہے۔ وہ صرف یہ خبر دینے کے لئے کرتا ہے۔ کہ آئندہ مسلمانوں سے بھی ایسا ہونے والا ہے۔ (صفحہ ۱۹۸)

۸۔ قرآن مجید متواتر اس بات پر زور دیتا ہے۔ کہ جن لوگوں کو بھی ہم نے سزا دی ہے۔ اس سزا کا باعث خود ان کے اعمال تھے۔ ہماری طرف سے ظلماً یہ بات صادر نہیں ہوتی۔ (صفحہ ۲۴۹)

۹۔ قرآن مجید کا قاعدہ ہے۔ کہ جب کسی اہم مسئلہ کا ذکر ضمنی طور پر بھی ہو۔ تو وہ اس کی تفاصیل پر روشنی ڈال دیتا ہے (صفحہ ۴۲۷)

۱۰۔ جہاں بھی قرآن کریم میں دنیوی عذاب کا ذکر ہوتا ہے۔ تو اس کے ساتھ آخرت کے عذاب کا بھی ضرور بیان ہوتا ہے۔ کیونکہ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب کے لئے دلیل ہوتا ہے۔ (صفحہ ۴۹۴)

۱۱۔ قرآن کریم تخریبی ہونے کے علاوہ تعمیری بھی ہے۔ (صفحہ ۴۹۶)

۱۲۔ سب سے بڑی چیز جس کے لئے قرآن آیا ہے۔ وہ اس کی کامل اور دلکش تعلیم ہے۔ (صفحہ ۵۰۳)

۱۳۔ قرآن کریم..... ظاہری نظام اور روحانی نظام میں ایک شدید مماثلت اور مشابہت کا دعویٰ کرتا ہے۔ اور بار بار روحانی عالم کے سمجھانے کے لئے جسمانی عالم کی مثالیں دیتا ہے۔ (صفحہ ۵۲۵)

۱۴۔ قرآن کریم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جہاں بھی خلق آدم کا ذکر ہے اس سے پہلے حشر کا ذکر یا بعث بعد الموت کے واقعات میں سے کسی حصہ کا ذکر موجود ہے (صفحہ ۵۵۰)

۱۵۔ قرآن کریم میں جہاں کہیں اسلام کی آئندہ ترقی اور عالمگیر تبلیغ کا ذکر آتا ہے۔ وہاں پر حضرت مسیح علیہ السلام کا ذکر آتا ہے (۵۵۰)

۱۶۔ قرآن کریم کے مضامین کی ایک ایک کنجی ضرور ہوتی ہے۔ بعض وقت اس کنجی کا علم الہام کے ذریعہ سے ہو جاتا ہے۔ اور بعض وقت انسان خود غور و فکر کر کے اپنی عقل سے مدد لے کر اس کو پا لیتا ہے۔ (صفحہ ۵۵۰)

۱۷۔ قرآن کریم خلق عالم کی تدریجی پیدائش پر بار بار زور دیتا ہے (صفحہ ۵۵۲)

۱۸۔ قرآن کریم میں مجاز اور استعارہ اور تمثیل ہے۔ لیکن کہیں کہیں صرف ایک ذوق پیدا کرنے کے لئے ورنہ اہم امور کو صاف اور واضح زبان میں بیان کیا جاتا ہے۔ اور اگر کوئی تمثیل ہے۔ تو اس کے مضمون کو دوسری جگہ صاف عبارت میں بیان کر دیا جاتا ہے۔ تا لوگ دھوکہ نہ کھائیں (صفحہ ۵۷۰)

۱۹۔ قرآن کریم کا محاورہ ہے۔ کہ وہ کسی امر کے قطعی ہونے پر ماضی کے صیغہ سے دلالت کرتا ہے۔ اسی طرح جلد ظاہر ہونے والے امور کو بھی ماضی کے صیغہ سے ظاہر کرتا ہے۔ (صفحہ ۶۱۶)

۲۰۔ قرآن کریم کی سورتیں مضمون کے لحاظ سے آگے پیچھے رکھی گئی ہیں نہ کہ لمبائی اور چھوٹائی کے لحاظ سے۔ (۶۲۰)

۲۱۔ قرآنی مطالب میں ترتیب پائی جاتی ہے (۷۲۱)

۲۲۔ قرآن کریم کا یہ عام طریق ہے کہ جب کسی کو یہ کہنا ہے کہ اپنی ترقی پر غرور نہ کر۔ تو اس کی ابتدائی حالت کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ (۸۴۹)

۲۳۔ قرآن کریم میں بہت سے مقامات پر جہاں کسی ایسی تباہی کا ذکر ہو۔ جو مامور کی معرفت دنیا پر آتی ہو وہاں آدم کے واقعہ کا ذکر بھی کیا جاتا ہے۔ اس سے لوگوں کو اس طرف توجہ دلانا مقصود ہوتا ہے۔ کہ تم سے پہلے آدم کا واقعہ گذر چکا ہے۔ اس سے فائدہ حاصل کرو۔ اور شیطان کو اپنا دوست نہ بناؤ۔ (۹۵۶)

(عبدالحمید آصف)

مستقل چندوں کی فرضیت

تحریک جدید کے چندوں کی تحریک کے ابتدا میں اور جلسہ سالانہ ۱۹۳۵ء کے موقع پر بھی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بوضاحت فرما دیا تھا کہ تحریک جدید میں صرف انہیں لوگوں کا چندہ لیا جائیگا جو اپنے (فریضہ چندہ کے) بقائے ادا کرینگے اور مستقل چندہ بھی پوری شرح سے دینگے پھر اس تقریر میں فرمایا "تحریک جدید کو ہم کتنی ہی ضروری قرار دیں۔ یہ لازمی بات ہے کہ اس تحریک کا اثر پہلے کاموں کے خلاف پڑے تو اس کا کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ اگر ہم ہر دلعزیز والا کام کریں تو سلسلہ کو بجائے فائدہ کے نقصان پہنچاتے رہینگے"۔

حضور کے اس ارشاد کے ماتحت امید ہے کہ کوئی دوست لازمی چندوں یعنی چندہ عام اور چندہ جلسہ سالانہ کو پس پشت ڈالتے ہوئے تحریک جدید کے چندوں میں حصہ نہیں لیتے ہونگے۔ تاہم اگر کوئی دوست ایسے ہوں جو باوجود لازمی چندوں کے بقایا دار ہونے کے شرح مقررہ سے کم یا بے قاعدہ ادا کرنے کے تحریک جدید میں چندہ دے رہے ہوں۔ تو جماعتوں کے سکرٹری صاحبان کا فرض ہے۔ کہ ان کے متعلق نظارت بیت المال میں اطلاع دیں کہ تا کہ حضور کی خدمت میں رپورٹ کی جا سکے۔

(ناظر بیت المال قادیان)

فوج میں بھرتی ہونیوالے اور انکے والدین کیلئے ضروری اعلان

جو دوست فوج میں بھرتی ہوئے ہوں۔ اگر وہ ایسی جگہ مقیم ہیں۔ جہاں کہ جماعت قائم ہو چکی ہے۔ تو وہ اپنا چندہ جماعت مقامی کے ذریعہ بھجوائیں۔ ورنہ مرکز میں اطلاع دیکر براہ راست بھیجنے کی منظوری حاصل کر لیں۔ اگر براہ راست بھیجنے میں کوئی روک ہو۔ تو اپنے والدین کے ذریعہ چندہ مرکز میں ارسال کرنیکا مناسب انتظام فرمائیں۔

نیز جماعت کے عہدیداران کو بھی اس امر کی پوری نگرانی کرنی چاہئے۔ کہ ان کے جماعت کے جو دوست فوج میں ملازم ہیں۔ وہ ان کے والدین کے ذریعہ ماہوار چندہ کی وصولی کریں۔ اور جس جس جماعت سے کوئی دوست فوج میں بھرتی ہو کر گئے ہوں۔ وہاں کی جماعت کے سیکرٹری صاحب مال فوری طور پر ایسے دوستوں کی فہرست معہ مکمل پتوں کے ارسال فرمائیں۔ اور وضاحت سے تحریر فرمائیں کہ ان میں سے کون کون سے دوستوں کی طرف سے چندہ مل رہا ہے۔ تا جن دوستوں سے چندہ وصول نہ ہو رہا ہو۔ ان سے براہ راست وصول کرنے کے بارہ میں مناسب کارروائی عمل میں لائی جا سکے۔

(ناظر بیت المال)

پنجاب یونیورسٹی کی ایک تجویز کے خلاف قرارداد

آج اساتذہ وطلباء جامعہ احمدیہ کا ایک غیر معمولی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن بالاتفاق پاس ہوا۔

"معلوم ہوا ہے۔ کہ پنجاب یونیورسٹی میں اس تجویز پر غور کیا جا رہا ہے۔ کہ عربی زبان کے آخری امتحان مولوی فاضل کے براہِ راست دیئے جانے کے دستور کو بدل دیا جائے۔ اور ہر طالب علم کے لئے ضروری ہو۔ کہ پہلے مولوی و مولوی عالم کا امتحان پاس کرے۔ یہ تجویز مسلمانوں کی علمی ترقی کے راستہ میں سدِ راہ ثابت ہوگی۔ عربی زبان مسلمانوں کی مذہبی زبان ہے۔ اور اس کا سیکھنا ایک فرض ہے۔ یونیورسٹی کی آخری سند بعض ضرورتوں کے ماتحت اہل علم کو حاصل کرنا لازمی ہوتا ہے۔ اگر متذکرۃ الصدر تجویز کو کسی رنگ میں منظور کر لیا گیا۔ تو اس سے عربی زبان اور اسلامی علوم کو ایک دھکا لگیگا۔ اس لئے ہم اساتذہ وطلباء جامعہ احمدیہ قادیان پورے زور سے اس تجویز کی مخالفت کرتے ہیں۔ امید ہے۔ کہ اربابِ حل و عقد یونیورسٹی اس تجویز کو مسترد فرمائینگے البتہ یہ مناسب ہے۔ کہ مولوی فاضل کے امتحان کے نصاب کو زیادہ مفید بنانے پر توجہ دی جائے۔ (خاکسار ابوالعطاء جالندھری پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان)

مقدمہ کی درخواست متعلقہ قاضی کو دی جائے

جملہ ایسی جماعتوں کو اطلاع کے لئے بذریعہ اخبار الفضل شائع کیا جاتا ہے۔ کہ جس جس جماعت میں قاضی صاحبان مقرر ہیں۔ ان کے مقدمات کی درخواست براہِ راست اس قاضی صاحب کے پاس بھیجا کرے یا پریذیڈنٹ صاحب یا امیر جماعت کی معرفت قاضی صاحب کے پاس کی جائے۔ دوست پہلے اپنی درخواستیں دفترِ قضا میں بھیجتے ہیں۔ اور پھر دفتر قضاء ان قاضی صاحبان کے پاس بھیج دیتا ہے۔ یہ ایک طول عمل ہے۔ اور اس طرح اقتصادی طور پر بھی نقصان ہے۔ قادیان کے محلہ جات بھی اسی طرح عمل کیا کریں۔ اور اگر مختلف محلہ جات کے مدعی اور مدعا علیہ ہوں۔ تو درخواست مدعی کے محلہ کے قاضی صاحب کے پاس جانی چاہیئے۔

(ناظم محکمہ قضا سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان

ہفتۂ وصیت

شعبۂ ایثار و استقلال خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے مورخہ ۹ رجون سے پندرہ جون ۴۴ء تک ہفتہ وصیت منایا جائیگا۔ انشاء اللہ تمام قائدین اور زعماء کرام کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ اس ہفتہ میں وصیت کرنے کی اہمیت اور وصیت کے نظام کے متعلق اپنے اپنے حلقے میں علمائے کرام اور صاحب پوزیشن حضرات سے لیکچروں کا انتظام فرمائیں۔ اس کے علاوہ قائدین یا زعما اپنے ساتھ اور سرگرم اراکین کو ملاکر وفود کی صورت میں احباب کے پاس جائیں۔ اور ان کو وصیت کرنے کی تلقین کریں۔ اور اس عرصہ میں جتنی وصیتیں ہوں۔ ان کی رپورٹ شعبہ ہذا کو ارسال کریں۔ والسلام

ثناءاللہ رحمٰن مہتمم ایثار و استقلال مجلس خدام الاحمدیہ

قائد صاحب تعلیم و تربیت مرکزیہ انصار اللہ کا دورہ محلہ دارالفتوح میں

۱۸ رمئی ۴۵ء بوقت نماز مغرب خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب قائد تعلیم و تربیت مولوی قمرالدین صاحب نائب قائد مسجد محلہ دارالفتوح میں تشریف لائے۔ بعد نماز مغرب عہدنامہ انصار دہرانے کے بعد بحکم جناب قائد صاحب انصار کی حاضری لی گئی۔ اور مولوی قمرالدین صاحب نے بعض ممبران انصار اللہ سے نماز اور بعض مسائل کے متعلق سوالات پوچھے۔ پھر مختصر سی تقریر کی۔ جس میں احباب کو نماز کی اہمیت سمجھائی۔ اور تاکید کی۔ کہ جن احباب کو نماز کا اچھی طرح ترجمہ نہ آتا ہو۔ وہ ترجمہ سیکھیں۔ تا نماز کے معنے سمجھتے ہوئے نماز پڑھنے سے جو فائدہ حاصل ہو سکتا ہو۔ حاصل ہو۔ اس طرح انصار کو اپنی تنظیم مضبوط کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اور بتلایا کہ تنظیم کے لئے ضروری ہے۔ کہ انصار کے جو عہدہ دار مقرر ہوں۔ خواہ وہ چھوٹا ہو۔ یا بڑا۔ ان کے احکام کی پابندی کی جائے۔

اس کے بعد خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب نے تنظیم کے متعلق مزید تاکید فرمائی۔ اور اس کے علاوہ مندرجہ ذیل امور کے متعلق خاص ہدایات فرمائیں۔ (۱) امام کے سلام پھیرنے کے بعد تسبیح و تحمید کی جایا کرے۔ ۳۳ بار سبحان اللہ ۳۳ بار الحمد للہ اور ۳۴ بار اللہ اکبر ضرور پڑھنا چاہیئے۔ اس کے بعد سنتیں وغیرہ پڑھنے یا مسجد سے باہر جانے کے لئے اٹھنا چاہیئے۔

(۲) جو انصار اللہ حقہ نوشی کے عادی ہیں۔ ان کو کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ اس عادت کو ترک کر دیں۔ اگر کسی وجہ سے نہ چھوڑ سکیں۔ تو اتنی احتیاط کی جائے۔ کہ حقہ نوشی شارع عام میں نہ ہو۔ بلکہ مکان وغیرہ کے اندر پوشیدہ طور پر اس عادت کو پورا کیا جائے۔ اور اپنے بچوں کو اس سے بچایا جائے۔ اور نہ ان سے چلم وغیرہ بھروائی جائے۔

۳۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس سنت پر عمل کرنے کی کوشش کی جائے۔ کہ جب گھر سے باہر نکلیں۔ تو چھڑی ہاتھ میں لیکر نکلیں۔ اخیر پر عہدنامہ دہرانے کے بعد سوا دس بجے بعد دعا جلسہ برخاست ہوا۔

(زعیم انصار اللہ محلہ دارالفتوح قادیان)

بمبئی میں جماعت احمدیہ کا یوم فتح کا جلسہ

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں کو پورا فرمایا۔ اور سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کو سنا جس کی وجہ سے حکومت برطانیہ کامیاب ہوئی۔ اس خوشی میں جشن فتح کے دن بمبئی میں احمدیوں نے اپنے مکانات جھنڈیوں سے آراستہ کئے۔ اور چراغاں کیا۔ غرباء میں نقدی تقسیم کی۔ (خواجہ محمد یوسف از بمبئی)

محمود آباد میں جلسہ

۱۴ رمئی کو بعد نماز عشاء، اتحادی اقوام کی فتح کی خوشی میں جلسہ زیر صدارت ملک نور احمد صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ محمود آباد منعقد کیا گیا۔ جس میں خاکسار نے محوری اقوام کے جنگ چھیڑنے ان کے ظلم۔ ان کی فتوحات اور اخیر میں ان کی عبرتناک شکست اور اتحادی اقوام کی فتح عظیم پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی اور انگریزوں کے حق میں دعا کا ذکر کیا۔ نیز حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی کی دعا کی تحریک اور پیشگوئیاں پیش کیں۔ نیز موجودہ جنگ کے بعد جماعت احمدیہ کی تبلیغی ذمہ واریوں کی طرف جماعت کو توجہ دلائی۔

(عبدالمغنی امیر جماعت احمدیہ محمود آباد۔ جہلم

پتہ مطلوب ہے

صلاح الدین صاحب (ولد حاجی کریم بخش صاحب مرحوم) چک ۱۶۱ نہر مراد ڈاکخانہ ڈیرانوالہ چشتیاں ریاست بہاولپور کو ایک رجسٹری چٹھی بھجوائی گئی تھی۔ جو واپس آگئی ہے۔ کہ وہ فوج میں ملازم ہو گئے ہیں۔ دفتر ہذا کو ان کے ایڈریس کی ضرورت ہے۔ اگر کسی دوست کو ان کے ایڈریس کا علم ہو۔ یا وہ خود اس اعلان کو پڑھیں۔ تو ایڈریس سے دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔ (ناظر بیت المال)

پروگرام دورہ انسپکٹر تعلیم و تربیت

(۱) پنام لنگڑوعہ ۲۰ تا ۲۳ رمئی

(۲) سٹروعہ ۲۴ تا ۲۶ "

(۳) لنگیری۔ پھمبیاں ۲۷ تا ۲۹ "

(ناظر تعلیم و تربیت)

اعلان نکاح

۲۰ رمئی بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں قریشی بسم اللہ سلطانہ صاحبہ بنت میاں احمد اللہ صاحب قریشی سابق ہیڈ کلرک کنٹونمنٹ بورڈ نوشہرہ کا نکاح چودھری محمد اقبال صاحب برادر اصغر جناب لیفٹیننٹ چودھری غلام محمد صاحب ایم۔اے کے ساتھ مبلغ دو ہزار روپیہ مہر پر حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے پڑھایا۔ احباب دعا کریں کہ یہ رشتہ جانبین اور سلسلہ کے لئے بابرکت ہو۔ (خاکسار قریشی محمد مطیع اللہ محلہ دارالعلوم قادیان

یوم وقار عمل

۲۵ ہجرت جمعہ کا روز ہے۔ ٹھیک سات بجے صبح دارالعلوم اور دارالرحمت کی درمیانی سڑک پر وقار عمل منایا جائیگا۔ سب احباب کا شریک ہونا ضروری ہے۔ سب سے زیادہ ضروری وقت کی پابندی ہے۔ (خاکسار ناصر احمد مہتمم وقار عمل

وعدہ کنندگان چندہ منارۃ المسیح ہال کے متعلق اعلان

مجلس مشاورت کے موقعہ پر جن احباب نے منارۃ المسیح ہال کے چندہ کے وعدے کئے تھے۔ ان کا اعلان اسی وقت نام بنام مجلس مشاورت میں کر دیا گیا تھا۔ اور انشاء اللہ عنقریب دوبارہ بغرض آگاہی وصحت نام ورقم وغیرہ اخبار میں شائع کرایا جائے گا۔

فی الحال وہ وعدے جو مجلس مشاورت کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش ہو کر یا براہ راست دفتر ہذا میں موصول ہوئے ہیں۔ ان کی فہرست بغرض اطلاع شائع کی جاتی ہے ان تمام احباب سے اور آئندہ وعدہ کنندہ احباب سے درخواست ہے کہ اپنی موعودہ رقم کے متعلق براہ مہربانی اس بات کی بھی اطلاع دیں کہ وہ کب اور کس طریق پر ادا کریں گے۔ ناظر بیت المال

نمبر شمار	نام وعدہ کنندگان	رقم وعدہ	کیفیت
۱	محمد یوسف صاحب مولوی فاضل کلرک دفتر بہشتی مقبرہ قادیان	۲۵	
۲	اخوند عبد العزیز صاحب ڈھرکی سندھ	۱۰۰	
۳	چودھری عطا محمد صاحب نمبردار لبرائے	۵۰	
۴	مستری عبد الغنی صاحب دار الرحمت معہ اہلیہ خود	۲۵	
۵	حافظ سید عبد الرحمن صاحب بٹالوی دار الفتوح	۱۰۰	
۶	لفٹیننٹ چودھری عزیز احمد صاحب جالندھر چھاؤنی معہ اہلیہ و بچگان	۳۰۰	
۷	شیخ محمد عبد اللہ صاحب بوٹ اینڈ لیدر مرچنٹ لاہور	۱۰۰	وصول
۸	چودھری محمد کرامت اللہ۔ ایم۔ ایس سی مینیجنگ ڈائریکٹر شاہ ہوزری قادیان	۱۰۰۰	
۹	بشیر احمد صاحب حکیم والی سپلائی ڈپو ملت پور	۱۰	
۱۰	چودھری محمد نذیر خاں صاحب امین آباد	۱۰۰	
۱۱	” مشتاق احمد صاحب باجوہ لاہور	۳۵	
۱۲	محمد اکرم صاحب حویلی لکھا ضلع منٹگمری	۵	
۱۳	چودھری نفیس احمد صاحب انسپکٹر بینک امپیریل قادیان	۲۵	
۱۴	اللہ داد صاحب جمعدار اکاؤنٹنٹ ۹ اے بی پی او	۳۰	
۱۵	سلطان محمود شاہد صاحب مسلم یونیورسٹی علیگڑھ	۵	
۱۶	جماعت احمدیہ کبیر والا	۴۰	
۱۷	جماعت احمدیہ ۳۰/۱۱-L ضلع منٹگمری بذریعہ محمد علی صاحب	۸۶۰	
۱۸	لفٹیننٹ ضیاء الدین صاحب لاہور چھاؤنی	۵۰	
۱۹	چودھری مظفر الدین صاحب بی اے ڈھاکہ	۱۰۰	
۲۰	حکیم محمد شریف صاحب نیدعوز ضلع گجرات	۲	
۲۱	پیر عبد الحمید صاحب قادیان	۵	
۲۲	چودھری شریف احمد صاحب دارا پور	۴۰	
۲۳	جماعت یم پور کنندھی بذریعہ محمد یعقوب خاں صاحب	۱۳۶	
۲۴	محمد دین صاحب لمبر کلرک مقبرہ بہشتی قادیان	۲۰	
۲۵	عبد الواحد صاحب پرفیومری کمپنی قادیان	۵	
۲۶	عبد الکریم صاحب احمدی مدرسہ بھجوال ضلع جالندھر	۱۰۰	
۲۷	محمد اسحٰق صاحب آئی واقف زندگی معہ والدہ صاحبہ۔ اہلیہ و بچگان	۱۵	سابقہ وعدہ ۵۰/-
۲۸	عطاء اللہ صاحب دیہاتی مبلغ چک ۳۵	۱۰۰	وصول
۲۹	صوبیدار عبد المنان صاحب سلطان معہ اہلیہ	۲۰	
۳۰	عبد القادر صاحب احمدی سکین گنج کانپور	۵	
۳۱	محمد عبد الکریم صاحب ابن مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم	۱۰	
۳۲	عبد العزیز صاحب معہ دختران	۳	وصول
۳۳	محمود احمد صاحب جماعت ہفتم مدرسہ احمدیہ قادیان	۱	
۳۴	صالحہ نصرت صاحبہ منجانب لجنہ اماء اللہ پنڈ دادن خاں جہلم	۸۰	
۳۵	لجنہ اماء اللہ دار الرحمت حلقہ ۱ معرفت جنرل سکرٹری صاحبہ مرکزیہ	۱۶۵۵	
۳۶	” دار البرکات حلقہ ۱ قادیان ” ” ”	۲۰۹/۴	
۳۷	” دار الانوار ” ” ” ”	۲۱۰۵	
۳۸	” دار البرکات حلقہ ۲ ” ” ”	۲۱۴۰	
۳۹	” دار الرحمت ” ”	۱۲۵۷	
۴۰	” دار البرکات ۳ ” ”	۴۴	
۴۱	” ملتان ” ”	۲۴۸	
۴۲	” کھاریاں ضلع گجرات ” ”	۱۱۵	
۴۳	” نوزنگ ” ”	۵۳	
۴۴	” حلقہ مسجد اقصیٰ و مبارک ” ”	۴۴	
۴۵	” دار الفضل حلقہ ۲ ” ”	۶	
۴۶	” ” حلقہ ۱ ” ” ” ”	۱۰۰۸	
۴۷	” ” ۳ ” ” ” ”	۱۰۰۳	
۴۸	” سیالکوٹ ” ”	۵۰	
۴۹	” کوٹ قیصرانی ” ”	۵۰	
۵۰	” میرٹھ	۴۰۰	
۵۱	” فیض اللہ چک ” ”	۱۰۵	
۵۲	لجنہ اماء اللہ لاہور معرفت جنرل سکرٹری صاحبہ مرکزیہ	۵۰۰۰	
۵۳	” گوجرانوالہ ” ” ” ”	۵۰	
۵۴	” آگرہ ” ” ” ”	۴۰	
۵۵	” بھاکا بھٹیاں ” ”	۲۷	
۵۶	محترمہ سکینہ بیگم صاحبہ اہلیہ چودھری محمد اعظم صاحب سب جج چکوال معرفت جنرل سکرٹری صاحبہ	۳۰	
۵۷	محترمہ صاحبزادی صاحبہ میراں پور ضلع شیخوپورہ ”	۲۰	
۵۸	محترمہ مہر بی بی بشریٰ بیگم صاحبہ بھاکا بھٹیاں ”	۱۰۰	
۵۹	لجنہ اماء اللہ حیدر آباد دکن ”	۲۰۰۰	
۶۰	” سمبڑیال	۲۰	
۶۱	محمد لطیف صاحب معرفت ایم ایل جمیل برادرز لشنو پور بنگال	۶۰۰	
۶۲	حبیب اللہ خاں صاحب افریقی دار الرحمت قادیان	۱۲۵	
۶۳	عبد الواحد صاحب مبلغ کشمیر معرفت دعوۃ و تبلیغ قادیان	۵۰	
۶۴	محمد حسین صاحب و مجید احمد صاحب ڈرائیور دار الرحمت معہ اہلیہ و بچگان	۱۲۵	پانچ سال میں ادا کرنے کا وعدہ ۵/- وصول
۶۵	ڈاکٹر فیروز الدین احمد صاحب عدن	۲۰۰	
۶۶	مولوی عبد اللطیف صاحب معلم الواقفین قادیان	۵۰	پانچ سال میں ادا کرنے کا وعدہ ۱۰/- وصول
۶۷	ہارون الرشید صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ حافظ آباد	۵۰۰	
۶۸	بابو فضل الدین صاحب ریڈر ہائیکورٹ لاہور معہ والدہ صاحبہ و پسر و دختر	۴۵	
۶۹	حکیم عبد الرحیم صاحب محلہ مسجد فضل قادیان	۲۵	
۷۰	عبد الواحد صاحب رفیق منزل قادیان	۱۰۰	
۷۱	صوبیدار محمد اسحٰق صاحب عابد	۳۰	
۷۲	ایم زیڈ دین صاحب ڈین دیونگ ورکس پینگاڈی۔ مالابار	۲۰۰	
۷۳	مریم بانو صاحبہ سکرٹری لجنہ اماء اللہ دھوری ریاست پٹیالہ	۱۷/۴	
۷۴	لجنہ اماء اللہ بھاگلپور معرفت جنرل سکرٹری صاحبہ مرکزیہ	۲۷	
۷۵	سکرٹری لجنہ اماء اللہ پاکپتن ” ”	۲۰	جلدی ادا کرنے کا وعدہ
۷۶	لجنہ اماء اللہ ناصر آباد قادیان	۲۴۸	
۷۷	” رائے پور	۲۹/۴	
۷۸	فنر محمد لطیف صاحب ڈی سی او	۵۰	
۷۹	چودھری عبد الباری صاحب نائب ناظر بیت المال۔ قادیان اضافہ	۱۵۰	سابقہ وعدہ ۱۰۰/-
۸۰	لجنہ اماء اللہ کنری سندھ معرفت جنرل سکرٹری صاحبہ مرکزیہ	۵۱	
۸۱	” چک ۱۴۵/10R ” ” ” ”	۱۷۵	
۸۲	” دار الشکر ” ” ”	۳۰۸	
۸۳	” گوجرہ ” ” ”	۵۶	
۸۴	محترمہ مسعودہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ دار العلوم	۵۷۹۹	
۸۵	محترمہ امۃ السلام صاحبہ پریذیڈنٹ لجنہ اماء اللہ دار السعتہ ”	۳۷۰	
۸۶	عبد الحلیم صاحب میر منشی میرٹھ	۳۰	
۸۷	سید علی صاحب مدراسی آئی ایس ڈی رڑکی	۲۵	
۸۸	سید احمد شاہ صاحب آئی سی پی سہارنپور	۲۵	
۸۹	فتح محمد صاحب سول لائن رڑکی	۲۰۰	
۹۰	ثناء اللہ صاحب آئی ایس ایس ڈی رڑکی منجانب الدین و اہلیہ	۴۲	
۹۱	محمد انور صاحب آئی ایس ایس رڑکی	۲۵	
۹۲	اللہ دتا صاحب حوالدار آئی سی ڈی	۲۵	
۹۳	عبد الخالق صاحب ٹاٹ کمپنی ڈی بی آئی رڑکی	۲۵	
۹۴	جماعت احمدیہ چک ۵۶۵ گ ب ضلع لائلپور بذریعہ شکر اللہ صاحب مدرس ڈسکہ	۵۵	
۹۵	لجنہ اماء اللہ سکندر آباد دکن معرفت جنرل سکرٹری صاحبہ مرکزیہ	۲۵۰۰	
۹۶	” لنگیری ” ”	۱۳	
۹۷	” سیالکوٹ ” ”	۹	
۹۸	” جالندھر ” ”	۳۰	
۹۹	ظہور الدین صاحب بٹ پلیڈر اجنالہ ضلع امرت سر	۱۰۰	

مولوی محمد علی صاحب کے لئے بائیس ہزار روپیہ انعام

مولوی محمد علی صاحب کی گزشتہ سالہا سال کی تحریروں سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ حضرت مرزا صاحب کو ربانی مجدد کے علاوہ مسیح موعود اور مہدی آخرالزماں اور نبی و رسول مانتے رہے ہیں۔ اور آپ کے منکروں کو کافر اور اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔ مگر جب سے وہ سلسلہ عالیہ احمدیہ سے کٹ کر غیر احمدیوں سے جا ملے ہیں۔ اس وقت سے ان کی خوشنودی و مالی امداد حاصل کرنے کے لئے جان بوجھ کر ان کو یہ دھوکہ دیتے ہیں کہ "حضرت مرزا صاحب صرف مجدد تھے۔ اور ان کے انکار سے کوئی کافر نہیں ہوتا۔ وہ ہرگز نبی نہ تھے۔ نہ انہوں نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ یہ صرف قادیانی فریق کا افترا ہے"

تو ہم کہتے ہیں کہ اگر آپ کے یہی عقائد ابتداء میں تھے۔ اور اب بھی یہی ہیں۔ اور انہیں کو آپ صحیح سمجھتے ہو۔ تو کیوں آپ ایک پبلک جلسہ میں اس کا حلفاً اظہار نہیں کرتے۔ جس کے لئے ہم آپ کو تین سال سے بائیس ہزار روپیہ انعام کے ساتھ چیلنج دے رہے ہیں۔ اور پھر بار بار یاد بھی دلاتے رہتے ہیں۔ حق کیا ہے وہ آپ اپنے دل میں خوب سمجھتے ہو۔ اسی لئے تو حلف اٹھانے کی جرأت نہیں کرتے۔ مگر یہ دورنگی کھیل کب تک کھیلتے رہو گے دیکھو خدا کے پاس جانے کے دن قریب آ رہے ہیں۔ کچھ تو اس کا خوف کرو۔

مولوی محمد علی صاحب کے ہم خیالوں کے لئے دو ہزار روپیہ انعام

جو اصحاب مولوی صاحب کے ہمخیال ہیں۔ ان کو بھی دو ہزار روپیہ کے انعام کے ساتھ چیلنج دیا جاتا ہے۔ کہ مولوی صاحب کو حلف کے لئے تیار کریں۔ اور ہم سے دو ہزار روپیہ انعام لیں۔ ہماری طرف سے جملہ ایک لاکھ روپے کے مختلف انعامات کا ایک رسالہ معہ شرائط حلف اردو اور انگریزی زبان میں شائع کیا گیا ہے۔ صرف کارڈ آنے پر مفت روانہ کر دیا جاتا ہے۔ **عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن**

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

واشنگٹن ۱۲ر مئی۔ فارموسا کے شمالی کنارے کے قریب پانچ سامان لے جانے والے جاپانی جہاز ڈبو دیئے گئے۔

واشنگٹن ۱۲ر مئی۔ جنرل میکارتھر نے اعلان کیا ہے۔ کہ گذشتہ سات ماہ میں جزائر فلپائن میں ۳ لاکھ ساٹھ ہزار جاپانی مارے یا پکڑے گئے۔

کانڈی ۱۲ر مئی۔ برما میں ۱۴ ویں فوج کے مورچہ پر دشمن کا صفایا کیا جا رہا ہے۔ ٹانگو سے ۵۰ میل مشرق کو ہمارے دستے پہنچ گئے ہیں۔

کانڈی ۱۲ر مئی۔ رنگون میں ضروریات زندگی کی قلت بہت جلد دور ہو جائیگی۔ رنگون میں ملٹری گورنر کا بڑی خوشی سے استقبال کیا گیا۔

لنڈن ۱۲ر مئی۔ مارشل ٹیٹو نے اعلان کیا ہے۔ کہ چیکوسلواکیہ کی فوجیں کارنتھیا سے ہٹا لی جائینگی۔ اس علاقہ میں ۱۲-۲۰ ہزار کے درمیان ان فوجوں کی تعداد خیال کی جاتی ہے

لنڈن ۱۲ر مئی۔ واشنگٹن اور لنڈن کی حکومت مارشل ٹیٹو کے جواب پر غور کر رہی ہیں۔ وہ اس بات پر زور دے رہی ہیں۔ کہ جب تک صلح کانفرنس میں فیصلہ نہ ہو جائے۔ اس وقت تک اس سمجھوتہ پر عمل کیا جائے۔ جو مارچ میں ہوا تھا۔ ٹریسٹ اور اس کے آس پاس اتحادی فوجیں نگرانی کریں۔

لنڈن ۱۲ر مئی۔ ایک برطانوی فوجی افسر نے بتایا۔ کہ جرمنی میں قائم شدہ حکومت اور نگرانی کرنے والی اتحادی فوجوں کا خرچ جرمنی پر ٹیکس لگا کر وصول کیا جائیگا۔

لاہور ۱۲ر مئی۔ سرکاری اعدادوشمار کے مطابق یکم جنوری ۱۹۴۵ء سے لیکر اس وقت تک ضلع انبالہ میں ۱۲۸ موتیں اور ۲۸۳ وارداتیں اور ضلع کرنال میں ۴۴ موتیں اور ۱۵۴ وارداتیں پلیگ کی ہو چکی ہیں۔ حکومت کے محکمہ پبلک ہیلتھ کی طرف سے جو تدابیر عمل میں لائی گئی ہیں۔ اس کے زیر اثر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں نے وباز دہ دیہات سے لوگوں کو باہر جانے سے روکنے اور لوگوں کو وبا زدہ علاقوں میں داخل ہونے سے روکنے کے لئے دفعہ ۱۴۴ نافذ کر رکھی ہے۔

کولمبو ۱۲ر مئی۔ ایک موٹر ڈرائیور تین ہزار روپے کا سونا نگل گیا۔ جس کی وجہ سے اسکی موت واقع ہو گئی۔ یہ شخص لنکا سے ہندوستان گیا۔ اور وہاں سے سونا لایا۔ اس نے کسٹم افسروں سے بچنے کے لئے سونا نگل لیا۔ دوسرے دن اس نے پیٹ درد کی شکایت کی۔ ڈاکٹر بلایا گیا۔ مگر وہ مرگیا۔ اس کا پوسٹ مارٹم کیا گیا۔ اور ۳۲ تولے سونا اس کے معدے سے برآمد ہوا

لنڈن ۱۲ر مئی۔ سمالس برگ کی اطلاع ہے۔ کہ ساتویں فوج نے ۵۰ کار ٹرینوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ جن میں سونا۔ جواہرات۔ نفیس سامان اور قالین لدے ہیں۔ ان کی مجموعی قیمت لاکھوں پونڈ بتائی جاتی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ٹرین کا ایک حصہ ایک سرنگ میں تھا۔ اور وزیر مالیات ہنگری نے اسے روسیوں سے بچانے کے لئے آسٹریا بھیج دیا تھا۔

بغداد ۱۲ر مئی۔ حکومت عراق نے یوم فتح منانے کے لئے سرکاری محکموں کو پانچ دن کی تعطیل دینے کی تجویز کی ہے۔ اسی اثناء میں ایک مخصوص سرکاری کمیٹی کی تشکیل اس غرض سے کی گئی ہے۔ کہ وہ جشن منانے کا انتظام کرے۔

نئی دہلی ۱۲ر مئی۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ہندوستان میں سٹینڈرڈ کپڑے کی سکیم ڈھائی سال سے جاری ہے۔ اس وقت تک اس سکیم کے ماتحت صوبوں اور ریاستوں میں ایک ارب گز کپڑا تقسیم کیا جا چکا ہے۔ چونکہ اس کپڑے سے غرباء کی بڑی ضرورت پوری ہو جاتی ہے اس لئے حکومت نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ کچھ اور عرصے تک اسے جاری رکھا جائے۔

لنڈن ۱۲ر مئی۔ جرمنی میں اتحادیوں کی جوابی جاسوسی کا جو محکمہ مصروف عمل ہے۔ اس نے حکومت برطانیہ اور بنک آف انگلینڈ کو مطلع کیا ہے۔ کہ آٹھ کروڑ پاؤنڈ مالیت کے جعلی بنک نوٹ جرمنوں نے تیار کئے ہیں۔ جو بالکل نمبروار ہیں۔ ان کے نمبر بھی بنا دیئے گئے ہیں۔

پیرس ۱۲ر مئی۔ اتحادی سپریم کمان کے ہیڈ کوارٹر سے اعلان ہوا ہے۔ کہ پندرہویں امریکن فوج چودہ ہزار مربع میل جرمن علاقے پر قبضہ کرے گی۔ اس میں سار کا طاس- رائن کی وادی اور روہر کے صنعتی منطقہ کا مغربی نصف بھی شامل ہوگا۔ اس فوج کے مقبوضہ علاقہ کی حدود عارضی ہونگی۔ سار کے علاقے میں امریکنوں کا داخلہ فرانس کے اس مطالبہ پر اثر انداز نہیں ہو سکے گا۔ جو اس نے جرمنی کی کوئلہ کی کانوں کے متعلق کر رکھا ہے۔

لاہور ۱۲ر مئی۔ پنجاب میں جنگ کی وجہ سے جو خوشحالی ہو گئی ہے۔ اس نے سنٹرل اسمبلی کے ووٹروں کی تعداد میں بھاری اضافہ کر دیا ہے۔ پنجاب میں مرکزی اسمبلی کے کل بارہ حلقہ ہائے نیابت ہیں۔ ترمیم شدہ فہرستوں کے مطابق ووٹروں کی تعداد ۸۵ ہزار سے ایک لاکھ بیس ہزار ہو گئی ہے۔ یعنی ۴۱ فی صدی اضافہ ہوا ہے۔

دمشق ۱۲ر مئی۔ شام (سوریا) کے ایوان مبعوثین نے ایک قانون منظور کیا ہے۔ جس کا مقصد ملک کی آزادی کا تحفظ ہے۔ اس قانون کی رو سے ہر وہ شخص جو نسلی فرقہ دار یا مذہبی منافرت پھیلائیگا۔ یا کوئی ایسی حرکت کرے گا۔ جو قومی آزادی کے لئے نقصان رساں ہو۔ اسے قید با مشقت کا مستوجب گردانا جائیگا۔ جو لوگ اجنبیوں کے بہکانے یا اکسانے پر اس قسم کی کوئی حرکت کرینگے۔ انہیں سزائے موت دی جائیگی۔

کانڈی ۱۲ر مئی۔ برما میں ۱۴ ویں فوج کے دستوں نے ٹانگو سے آگے بڑھ کر ایک علاقے پر قبضہ کر لیا۔ جس میں جاپانیوں کی پانچ توپیں ان کے ہاتھ آئیں۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ہمارے بھاری بمباروں نے شمقان پر حملہ کیا۔ جہاں کارخانوں اور ہوائی میدانوں کو سخت نقصان پہنچایا۔

کانڈی ۱۲ر مئی۔ ۱۵ر مئی کو آبنائے ملاکا میں دس ہزار ٹن کا جو جاپانی جہاز ڈبو دیا گیا تھا۔ اس کے متعلق کچھ اور حالات معلوم ہوئے ہیں۔ اس جنگی جہاز کا ہمارے جہازوں نے بڑی تیزی سے تعاقب کیا۔ تاکہ سنگاپور پہنچنے سے قبل ہی اس کا خاتمہ کر دیں۔ آدھی رات کے وقت ہمارے ڈسٹرائر نے اس پر تارپیڈو پھینکا۔ جس سے وہ ڈگمگانے لگا۔ اور ایک آخری تارپیڈو لگنے پر سمندر کی تہ میں چھپ گیا۔

واشنگٹن ۱۲ر مئی۔ سان فرانسسکو کانفرنس میں پانچ بڑی حکومتوں کے معاہدے میں یہ تجویز پیش کی گئی ہے۔ کہ اگر کسی گروپ کے کسی ملک پر دشمن حملہ کرے۔ تو جبتک سلامتی کی کانفرنس اس کے خلاف کوئی کارروائی نہ کرے۔ اس گروپ کو اس ملک کی حفاظت کرنے کا اختیار حاصل ہوگا۔

قاہرہ ۱۲ر مئی۔ لبنان میں اور فرانسیسی فوج آجانے پر شام اور لبنان کی حکومتوں نے فرانس کے خلاف اظہار ناراضگی کیا ہے۔ اور کہا ہے۔ کہ یہ ان حکومتوں پر مزید ناقابل برداشت بار ڈالا گیا ہے۔

دہلی ۱۲ر مئی۔ ہندوستان اور چین کے درمیان رستہ کھل جانے سے ہر قسم کا سامان کثرت سے چین پہنچ رہا ہے۔ جو مشینیں پہلے الگ الگ پرزوں کی صورت میں بذریعہ ہوائی جہاز بھیجی جاتی تھیں۔ اب سڑک کے ذریعہ بھیجی جا رہی ہیں۔ کلکتہ سے چین تک ایک پائپ لائن بھی جاتی ہے۔ جو دنیا میں سب سے بڑی ہے۔ اور جس کے ذریعہ لاکھوں من پٹرول چین پہنچایا

گریجوایٹ کارکنوں کی ضرورت

زراعت کے گریجوایٹوں کو معقول تنخواہ دیجائیگی

سندھ کی زمینوں کے لئے گریجوایٹ کارکنوں کی ضرورت ہے۔ زراعت کے گریجوایٹوں کو زیادہ تنخواہ دی جائے گی۔ اسی طرح جنہوں نے کم سے کم تین چار سال کسی گورنمنٹ زمینداره فارم کا انچارج کی صورت میں کام کیا ہو۔ انہیں حسب لیاقت اور بھی مزید تنخواہ دی جائے گی۔ تنخواہ ہر صورت میں معقول ہوگی اور عام مارکٹ ریٹ سے کم نہیں ہوگی۔ اگر کوئی پرانا تجربہ کار آدمی ہو۔ خواہ اعلیٰ گریڈ سرکاری کا ہو۔ اسے بھی حسب لیاقت دی جاسکتی ہے۔ بہر حال درخواست دینے والا صرف اس وجہ سے نہ ہچکچائے۔ کہ اسے شاید تنخواہ اس کے درجہ کے مطابق نہ ملے۔ چونکہ ضرورت فوری ہے۔ درخواستیں فوراً آنی چاہئیں۔ (انچارج تحریک جدید)

دہلی ۱۲ر مئی۔ وائسرائے ہند نے ان لوگوں کا شکریہ ادا کیا ہے۔ جنہوں نے فتح کی تقریب پر مبارکباد کے پیغام بھیجے۔ اور ہر ایک کو جواب نہ دے سکنے پر اظہار افسوس کیا ہے۔